بھینس کی قربانی!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

بھینس کی قربانی قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟ بعض حضرات اس کی قربانی کو ناجائز کہتے ہیں، لیکن خیرات کرنے کو جائز کہتے ہیں۔ والسلام: محمد زکریا، کراچی

الجواب حامدًا ومصليًا

واضح رہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہاء، مفسرین وائمہ کرام رحمہم اللہ کے نزدیک بھینس' گائے کی نوع میں شامل ہے اور اس وجہ سے اس کی قربانی بھی درست ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

''أُحِلَّتْ لَکُمْ بَهِيْمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْکُمْ الخ۔'' (المائدہ:۱)

اس آیت کی تفسیر میں مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''پالتو جانور جیسے اونٹ، گائے، بھینس، بکری وغیرہ جن کی آٹھ قسمیں سورۂ انعام میں بیان فرمائی گئی ہیں ان کو ''أَنْعَام'' کہا جاتا ہے۔ اس جملہ میں اُس خاص معاہدہ کا بیان آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اونٹ، بکری، گائے، بھینس وغیرہ کو حلال کردیا ہے، ان کو شرعی قاعدہ کے موافق ذبح کرکے کھاسکتے ہیں۔'' (معارف القرآن، ج:۳،ص:۱۳)

تمام علماء کا اس مسئلہ میں اجماع ہے کہ سب ''بهيمة الأنعام'' (چرنے چگنے والے چوپایوں) کی قربانی جائز ہے، کم از کم بھینس کی قربانی میں کوئی شک نہیں ہے۔

نیز جہاں قرآن مجید میں حرام چیزوں کی فہرست دی ہے، وہاں یہ الفاظ ہیں:

''قُلْ لَّآ أَجِدُ فِيْ مَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ إِلَّآ أَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَتًا أَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا۔'' (الانعام:۱۴۵)

درج بالا دونوں آیات میں تمام چرنے والے جانوروں کی حلت کا عام حکم ہے، اس میں

بھینس بھی شامل ہے، کیونکہ وہ بھی چرنے والے جانوروں میں سے ہے، اسی طرح ''**بهيمة الأنعام**'' کی حلت میں بھی بھینس بصراحت شامل ہے، اس کا گوشت اور دودھ' گائے کے گوشت اور دودھ کی طرح حلال وطیب ہے، کیونکہ یہ دونوں ایک ہی جنس سے ہیں۔ اگر بھینس کو گائے کی جنس سے مانا جائے یا عمومِ بہیمۃ الانعام پر نظر ڈالی جائے تو حکمِ جوازِ قربانی کے لیے یہ علت کافی ہے۔ شرعاً بھینس چوپایہ جانوروں میں سے ہے اور ''بقر'' (گائے) میں شامل ہے، گائے کی قربانی جائز ہے اس لیے بھینس کی قربانی بھی جائز ودرست ہے۔ اس دلیل کو اگر نہ مانا جائے تو گائے کی ہم جنس بھینس کے دودھ اور اس کے گوشت کے حلال ہونے کی بھی دلیل مشکوک ہو جائے گی۔ حدیث مبارکہ میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''**كل ذی ناب من السباع، فأكله حرام**'' ہر کچلی (نوک دار دانت جو اگلے دانتوں کے متصل ہوتے ہیں) والے درندے کا کھانا حرام ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح وما یؤکل من الحیوان، ص:۱۴۷) اور بھینس یقیناً شریعت کے اس اصول کے تحت بھی نہیں آتی، کیونکہ یہ ''**ذی ناب من السباع**'' میں سے نہیں ہے۔ درحقیقت بنیادی طور پر تین اقسام کے جانور ہیں جن کے بارے میں فقہاء نے لکھا ہے کہ یہ قربانی کے لیے قابل قبول ہیں:

①:........''**غنم**'' میں اس کی انواع اور نر ومادہ شامل ہیں، یعنی بھیڑ اور بکری۔

②:........''**إبل**'' سے مراد اونٹ نر ومادہ۔

③:........''**بقر**'' میں بھی اس کی انواع اور نر ومادہ شامل ہیں، یعنی گائے اور بھینس۔

چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''واضح ہو کہ جنس واجب میں یہ ہونا چاہیے کہ قربانی کا جانور اونٹ، گائے اور غنم تین اجناس سے ہو اور ہر جنس میں اس کی نوع نر ومادہ اور خصی وفحل سب داخل ہیں، کیونکہ اسم جنس کا ان سب پر اطلاق کیا جاتا ہے اور ''معز'' (بھیڑ) نوعِ غنم ہے اور ''جاموس'' (بھینس) نوعِ بقر ہے۔ قربانی کے جانوروں میں سے کوئی وحشی جائز نہیں ہے۔''

(فتاویٰ ہندیہ، ج:۵، ۲۹۷، طبع: رشیدیہ۔ بدائع الصنائع، ج:۵، ص:۶۹، دار الکتاب العربی بیروت)

ہدایہ میں ہے:

''**ويدخل في البقر الجاموس لأنهٗ من جنسه**۔'' (الہدایہ، ج:۲، ص:۴۴۷، باب الأضحیۃ)

امام ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع واتفاق ہے کہ بھینس کا حکم گائے والا ہے۔''

(الاجماع لابن المنذر، ص:۴۸)

حافظ ابن قدامہ المقدسی لکھتے ہیں:

''ہمیں اس میں اختلاف کا علم نہیں ہے، ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر اہل علم کا اجماع نقل کیا ہے، نیز بھینس' گائے کی ایک نوع ہے۔'' (المغنی لابن قدامہ، ج:۲،ص:۵۹۴)

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی کہا کرتے تھے کہ:

''بھینس گائے کی طرح ہی ہے۔'' (مصنف ابن ابی شیبہ، ج:۳،ص:۲۱۹، وسندہ صحیح)

لہٰذا اس بات پر جمہور علماء اور ائمہ اسلام کا اجماع و اتفاق ہے کہ بھینس کی قربانی کا وہی حکم ہے جو گائے کا ہے، بھینس کو گائے کے ساتھ شامل وشمار کیا جائے گا۔ بکری اور گائے کی طرح بھینس کی قربانی اور خیرات کرنا شرعاً جائز اور قبول ہے۔ فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
محمد انعام الحق	شعیب عالم	محمد انس انور

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی